جلد ۴۹/۱۴ | ۱۱ اخاء ۱۳۳۹ ہش - ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

ربوہ ۱۰ اکتوبر بوقت پونے دس بجے صبح

کل دن بھر حضور ایدہ اللہ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جنرل اسمبلی نے کمیونسٹ چین کو رکن بنانے کی تجویز پھر مسترد کر دی

"بالآخر دشواریاں ختم ہو جائیں گی" — مسٹر خروشیف کا ردِ عمل

نیویارک ۱۰ اکتوبر۔ گزشتہ رات جنرل اسمبلی نے پھر کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے سے انکار کر دیا۔ جنرل اسمبلی گزشتہ دس سال سے یہ تجویز مسلسل مسترد کرتی چلی آ رہی ہے۔ اسمبلی نے ۳۴ ووٹوں کے مقابلے میں ۴۲ ووٹوں سے رہبر کمیٹی کی یہ سفارش منظور کر لی کہ امسال بھی چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کا سوال ایجنڈا میں شامل نہ کیا جائے۔ مسٹر خروشیف نے بعد میں ایک بیان میں کہا کہ چین اور بعض دوسرے ملکوں کو اقوام متحدہ کا رکن بننے میں جو دشواریاں پیش آ رہی ہیں وہ آخر کار رفع ہو جائیں گی۔ آپ نے کہا میں غالباً آئندہ ہفتے ماسکو واپس چلا جاؤں گا لیکن ابھی یہ میرا آخری فیصلہ نہیں ہو سکتا ہے کہ یہ ارادہ ملتوی ہو جائے۔ آپ نے کہا امسال جنرل اسمبلی نے چین کے معاملے کو ایجنڈے میں شامل نہ کرنے کی تجویز بالکل معمولی اکثریت کے ساتھ منظور کی ہے۔ اور اس تجویز کے حق میں اتنے تھوڑے ووٹ آئے ہیں کہ گزشتہ دس سال میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ نے کہا کہ اگر ووٹوں کی اس تعداد کو سامنے رکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اعصابی جنگ میں بتدریج شکست کھا رہا ہے۔ اسے فتح نصیب نہیں ہوئی۔ ظاہر ہے کہ ووٹوں کا یہ تناسب آہستہ آہستہ اور بھی کم ہوتا جائے گا (باقی ص پر)

مشرقی پاکستان میں بھی قدرتی گیس کا وسیع ذخیرہ مل گیا

"سوئی جتنے ذخیرے کا اندازہ ہے" ماہرین کا بیان

ڈھاکہ — بھارتی اخبار اسٹیٹسمین میں اس کے نمائندہ خصوصی مقیم ڈھاکہ کی بھیجی ہوئی یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ مشرقی پاکستان کے ضلع سلہٹ میں چند روز قبل رشید پور کے مقام پر قدرتی گیس کے وسیع ذخائر مل گئے ہیں۔ دراصل یہاں شیل کمپنی تیل کے لئے کنواں کھود رہی تھی کہ گیس کے ذخائر کا پتہ چل گیا۔ کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر مسٹر ... نے بتایا ہے کہ یہ ذخائر بہت وسیع ہیں — اسی نامہ نگار کے بیان کے مطابق اس کمپنی کے ماہرین اور حکومت پاکستان کے معدنی ذخائر کے بیورو کے ماہرین نے رشید پور میں اس گیس کے بارے میں وسیع تجربات شروع کر دیئے ہیں۔ شیل کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر نے بتایا کہ ان ماہرین کے وسیع تجربات اور دیکھ بھال کے بعد ہی صحیح طور پر یہ بتایا جا سکے گا کہ رشید پور کے اس علاقے میں قدرتی گیس کا کتنا وسیع ذخیرہ موجود ہے۔ یہ ماہر اس کے ساتھ ہی یہ اندازہ بھی لگا رہے ہیں کہ اس گیس کی عام نوعیت اور حیثیت کیا ہے۔ نامہ نگار نے لکھا ہے کہ چند روز تیل اور دوسرے (باقی دیکھیں ص پر)

علماء کو صدر ایوب کا مشورہ

خانول کوٹ ۱۰ اکتوبر۔ صدر ایوب نے کل سابق فوجیوں کی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان اور آزاد کشمیر کے علماء اور مفتیوں کو مشورہ دیا کہ وہ مسجدوں میں بیٹھے رہنے کی بجائے عوام کے پاس جائیں۔ اور انہیں مختلف رسوم پر اسراف سے احتراز کرنے کا مشورہ دیں۔

نیپال کے لئے امریکی طیارے

کھٹمنڈو ۱۰ اکتوبر۔ وزیر مواصلات نیپال نے ایک بیان میں کہا۔ حکومت نیپال مواصلات کی مشکلات پر قابو پانے کے لئے چھوٹے ہوائی اڈوں کا ایک جال بچھا دینے کی متمنی ہے۔ آپ نے کہا ریڈیو کا جال پہلے ہی بچھایا جا چکا ہے۔ موسم خزاں میں ان ہوائی اڈوں کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔ آپ نے کہا زیادہ تر ہوائی اڈے پہاڑی علاقوں میں بنائے جائیں گے اور اس غرض کے لئے حکومت امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ نیپال کے لئے ایک انجن والے طیارے فراہم کریگا تاکہ نیپال مواصلات کی مشکلات پر قابو پا سکے۔

جو نیویارک سے اپنے ملکوں کو واپس جاتے ہوئے لندن پہنچے۔ کل پنڈت نہرو نے وزیر اعظم نائجیریا کے اعزاز میں ... دیا

ناگاؤں کی سرگرمیاں تیز ہو گئیں

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ منی پور آسام کے چیف کمشنر نے بتایا ہے کہ کنگٹرول نامی سب ڈویژن میں جو ناگا لینڈ کی سرحد پر واقع ہے ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے کیونکہ ناگاؤں نے اپنی سرگرمیاں تیز تر کر دی ہیں۔

شاہ حسین لندن پہنچ گئے

لندن ۱۰ اکتوبر۔ شاہ حسین فرمانروائے اردن اور سر ابوبکر تفاوا بلیوا وزیر اعظم نائجیریا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی لاہور تشریف لے گئے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی چار پانچ روز ربوہ میں قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۸ اکتوبر بروز جمعہ بوقت سہ پہر بذریعہ موٹر کار لاہور واپس تشریف لے گئے۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ لاہور میں حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی ٹانگ کا پھر ایکسرے ہونے والا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی صحت کے متعلق رپورٹ

لاہور ۹ اکتوبر (بذریعہ فون) صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کو میو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے میں "سپرو" (sprue) نامی بیماری کی وجہ سے منہ اور غذا کی نالی میں چھالے ہیں۔ بخار میں اب خدا کے فضل سے کمی ہے۔ اور سانس کی رکاوٹ کے دورے میں بھی وقفہ پہلے سے زیادہ ہے۔ اور دوروں کی شدت بھی پہلے کی نسبت کم ہے لیکن چھالوں کی تکلیف بدستور ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء

ھو یدرک الابصار

تخفیف اسلحہ کا سوال آج شاید دنیا کے بچے بچے کے ذہن میں ہوگا۔ بڑی بڑی اقوام نے اس مسئلہ کے متعلق اتنا پراپیگنڈہ کیا ہے کہ اگرچہ اس مسئلہ کے حل کی دہلیز بھی ابھی نہیں آئی تاہم دنیا کے ہر شخص کو معلوم ہے کہ روس اور امریکہ یا یوں کہنا چاہیئے کہ اشتراکی بلاک اور مغربی سرمایہ دارانہ جمہوری بلاک آپس میں تخفیف اسلحہ کے مسئلہ پر اپنے اپنے نقطۂ نظر سے کثرت سے بیان بازی کر رہے ہیں۔

تخفیف اسلحہ کے ضمن میں ایک مضمون امریکہ کی طرف سے شائع ہوا جس میں مندرجہ ذیل واقعات کی بناء پر ایسے سمجھوتے کے لئے امید ظاہر کی گئی۔ وہ واقعات یہ ہیں:۔

• — پہلا واقعہ یہ ہے کہ ویانا میں اسی ہفتہ ۷۲ قومی بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی نے کثرت رائے سے فیصلہ کیا ہے کہ ایٹمی سامان کو پرامن مقاصد کی بجائے فوجی مقاصد میں استعمال سے روکنے کے لئے "تحفظات" نافذ کئے جائیں۔

• — دوسرا واقعہ ایٹمی ہتھیاروں کے تجربات کی محفوظ بندش کے لئے مذاکرات ہیں جو مختصر التوا کے بعد پھر جنیوا میں شروع ہو گئے ہیں ان مذاکرات کو جاری ہوئے تقریباً دو سال پورے ہو چکے ہیں اور اس دوران میں معاہدہ کی تکمیل کی جانب ٹھوس ترقی ہوئی ہے

• — تیسرا معاملہ عام تخفیف اسلحہ کا ہے۔ بدقسمتی سے یہاں کوئی سنجیدہ بات چیت نہیں ہوئی۔ اس لئے اس کا کوئی نتیجہ نہیں رونما ہوا۔

جہاں تک موجودہ دنیاوی ماحول کا تعلق ہے جو کچھ کوشش تخفیف اسلحہ کے متعلق دنیا کی موجودہ ذہنیت کے مطابق ہو رہی ہے ٹھیک ہے تاہم جہاں تک تخفیف اسلحہ کی تحریک کی حقیقی کامیابی کا تعلق ہے۔ ہماری دانست میں جب تک اقوام عالم کی یہی ذہنیت رہے گی۔ اول تو تخفیف اسلحہ کا سوال حل ہی نہیں ہوگا اور اگر کسی طرح کبھی کوئی ایسا معاہدہ ہو بھی گیا تو اس ذہنیت کی موجودگی میں اس کا قائم رہنا نہایت مشکوک ہے۔ کیونکہ ایسی ذہنیت کی موجودگی میں کوئی ایسی قوت موجود نہیں ہے جو اقوام عالم کو کسی ایسے معاہدہ کی پابندی پر مجبور کر سکے اور نہ کوئی ایسی مادی قوت معرض وجود میں کبھی آ سکتی ہے۔ سوا اس کے کہ ایک قوم اتنی طاقتور ہو جائے کہ وہ تمام دوسری اقوام کو غیر مسلح کر سکے جو فی الحال ناممکن سی بات نظر آتی ہے۔ کیونکہ دونوں بلاکوں کے پاس تباہ کن اسلحہ موجود ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک نے جنگ چھیڑنے کی حماقت کی تو اس کا اثر تمام دنیا پر ہوگا۔ اور بہت ممکن ہے کہ تمام نوع بنی آدم ہی اس کشمکش میں ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے نابود ہو جائے اور یا ایسی مفلوج اور نکمی ہو جائے کہ اس کا عدم و وجود برابر ہو۔ یہی نہیں بہت ممکن ہے کہ کرۂ ارض کی باقی جاندار اور نباتاتی آبادی ہی ملیا میٹ ہو جائے۔ اور یا انسانوں کی طرح مفلوج اور ناکارہ ہو جائے۔

اس طرح یہ قیاس کہ کوئی ایک قوم اتنی مادی قوت حاصل کرلے کہ وہ اپنے حریفوں پر کامل طور پر قابو پالے ناقابل اعتنا ہے اور ایسا قیاس عملی صورت کبھی اختیار نہیں کر سکتا پھر سوال ہے کہ اگر کوئی بلاک کامیابی سے دوسرے کو بغیر دنیا کو تباہی کا خطرہ لگائے اپنے قابو میں نہیں لا سکتا اور اس خیال سے کوئی قوم جنگ کا آغاز کرنے کی جرأت نہیں کر سکتی تو کیا دنیا اسی کشمکش و پنج میں ہمیشہ تک رہ سکتی ہے اور کیا ایسی زندگی میں جبکہ اس طرح دنیا کو خطرہ لگا رہے انسان خوشی و مسرت کا کوئی لمحہ گذار سکتا ہے۔

مادی قوت پر کلی انحصار رکھنے کے حق میں ایک بات ضرور قابل غور ہے اور وہ یہ ہے کہ امکان ہے کہ تمام اقوام یہ سمجھ جائیں کہ اس بے پناہ مادی قوت کو پُرامن مقاصد میں استعمال کیا جائے یہ تخفیف سا امکان جیسا کہ اوپر کے اقتباس میں بیان کیا گیا ہے۔ واقعی موجود ہے تاہم ایسا امکان اس صورت میں تقویت حاصل کر سکتا ہے۔ جب ان اقوام کی ذہنیت میں ایک بہت بڑا انقلاب آ جائے اور موجودہ باہمی بے اعتمادی دور ہو جائے۔

سوال ہے کہ ایسا ذہنی انقلاب اور اقوام میں باہمی اعتماد کس طرح پیدا ہو سکتا ہے اگر ہم اس سوال کو حل کر لیں تو یقیناً جو کچھ امید باندھی جاتی ہے کہ تخفیف اسلحہ کے مسئلہ کو سنجیدہ بات چیت سے تقویت مل سکتی ہے اس کی تصدیق ہو سکتی ہے ورنہ ایسی سنجیدہ بات چیت کا بھی کوئی ٹھوس فائدہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ سنجیدہ بات چیت اور یہ ذہنی انقلاب متوازی طور پر ساتھ ساتھ چل سکتے ہیں۔ لیکن جب تک صحیح ذہنی انقلاب بھی ساتھ نہ ہو تو جیسا کہ ہم نے کہا ہے سنجیدہ بات چیت بھی کسی نتیجہ پر پہنچ نہیں سکتی۔

ہماری رائے میں ایسا ذہنی انقلاب اور اقوام کا باہمی اعتماد صرف اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے جب ایک ایسی قوت پر ایمان پیدا کیا جائے جو ان تمام مادی قوتوں سے جن پر آج ان قوموں کی ترقی کا انحصار ہے۔ بالاتر ہو اور جس کے فیصلہ کو قطعی تسلیم کیا جائے۔ ایسی یکتا اور بالاتر قوت صرف وہی ہو سکتی ہے۔ جو انسانی زندگی کے مابعد الطبیعیات حقائق سے تعلق رکھتی ہو اور جس کو ہم اپنے اعمال کا حکم اور ان کی جزا سزا دینے والا مانیں۔

موجودہ مادہ پرست اقوام کا المیہ یہ ہے کہ وہ مادی طاقتوں سے اوپر سوچ نہیں سکتیں۔ وہ اپنا تمام انحصار انہی طاقتوں کی فراوانی پر رکھتی ہیں۔ اور سوائے اپنی مادی ترقی کے وہ کسی بالا ہستی کے اقتدار اعلیٰ کی قائل نہیں ہیں۔

اگر یہ مادہ پرست اقوام صحیح معنوں میں مادی قوتوں سے بالا کسی ہستی کا اقرار کر لیں تو یقیناً ان کی موجودہ ذہنیت میں وہ انقلاب پیدا ہو سکتا ہے جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اور تمام اقوام عالم میں وہ باہمی اعتماد ابھر سکتا ہے۔ جس سے وہ بے پناہ مادی طاقت پرامن مقاصد کے لئے وقف کی جا سکتی ہے اور جو بہت جلد اس دنیا کو جنت میں تبدیل کر سکتی ہے۔

ہم اس حقیقت کو صاف صاف لفظوں میں بیان کر دینا چاہتے ہیں کہ موجودہ ذہنیت کسی خیالی اور وہمی بالاتر ہستی کو ماننے کیلئے کبھی تیار نہیں ہو سکتی جب تک اس ہستی کا ایسا ٹھوس اور محسوس ہونے والا ثبوت بہم نہ پہنچایا جائے۔ دوسرے لفظوں میں مغربی دنیا کے اور دیگر اقوام کے خدا پرست لوگ اس وقت تک ان اقوام کو اللہ تعالیٰ کے وجود کا قائل نہیں کر سکتے۔ جب تک وہ کوئی مشاہداتی یا تجرباتی ثبوت پیش نہ کریں۔ زیادہ سے زیادہ جو یہ لوگ کر سکتے ہیں وہ یہ کر سکتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے وجود کے "ہونا چاہیئے" تک کی منزل تک ان کو پہنچا دیں۔ ظاہر ہے کہ ایسا ایمان فی ذاتہ کوئی ٹھوس نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی شناخت کی راہ میں یہ ایک بہت بڑا مرحلہ ہے مگر اس کا درجہ ایک "مرحلہ" سے زیادہ نہیں۔

تاریخی حقائق بھی اس معاملہ میں زیادہ مدد نہیں دے سکتے مثلاً یہ بیان کرنا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کی کایا پلٹ دی تھی۔ اور اپنے وقت کے لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ٹھوس ثبوت پیش کر دیا تھا۔ موجودہ انسان کے لئے کوئی فائدہ مند خیال ثابت نہیں ہو سکتا آج کا انسان کسی حکایتی ثبوت کو بھی بغیر مشاہداتی یا تجرباتی ثبوت کے ماننے کے لئے تیار نہیں۔

مختصر یہ کہ کوئی انسان محض عقل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت پیش نہیں کر سکتا۔ عقل جو کچھ کر سکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ ہمیں ایک خاص مقام تک پہنچا دے جس کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ آگے جاتے ہوئے اس کے پر جلتے ہیں۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا کوئی ایسا ثبوت دیا جا سکتا ہے۔ جس سے عقلی "ہونا چاہیئے" کے تذبذب سے بڑھ کر ہم حقیقت کا مشاہدہ کر سکیں۔ اس سوال کا جواب اسلام کی طرف سے یہ ہے کہ "ہاں" ایسے ذرائع موجود ہیں جن سے ہم "ہونا چاہیئے" سے "ہے" کے مقام کو حاصل کر سکتے ہیں۔

احمدیت اسلام کے اسی موقف کو اجاگر کرنے کے لئے وجود میں آئی ہے۔ احمدیت کسی ایسے خدا پر ایمان لانے کے لئے نہیں کہتی جو خیالی یا وہمی حیثیت رکھتا ہو یا جس کو صرف عقل کے ذریعہ "ہونا چاہیئے" کے درجہ تک تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ احمدیت اسلام کے اس اصول کو ثابت کرنے کے لئے وجود میں آئی ہے کہ جب انسانی قویٰ اس وراء الوراء ہستی کو محسوس کرنے سے عاجز آ جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ خود انسانی قویٰ پر نزول فرماتا ہے اور انسان کو بتاتا ہے کہ "انا الموجود"۔

لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار

ولادت

مؤرخہ ۳۰ ستمبر بروز جمعرات برادرم عزیزم صادق محمد صاحب ایم۔ اے واہ کینٹ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساجد احمد نام تجویز فرمایا۔ نومولود مکرم مولوی صالح محمد صاحب مولوی فاضل واقف زندگی (متعین مغربی افریقہ حال مقیم ربوہ) کا پوتا اور مکرم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان کا نواسہ ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، باقبال، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

(خورشید احمد)

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست اعلان نکاح یا اعلان ولادت، الفضل میں اشاعت کے لئے بھجواتے ہیں وہ ایسے اعلانات اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے بھجوایا کریں۔ ورنہ وہ شائع نہیں ہو سکیں گے۔

(مینیجر الفضل)

افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

ذکرِ الٰہی

قسط نمبر ۴

نماز میں توجہ قائم رکھنے کے طریق

شریعت نے نماز میں توجہ قائم رکھنے کے لئے خود نماز میں ہی کچھ قواعد مقرر کر دیئے ہیں۔ اگر انسان نماز کے جملہ آداب اور قواعد کو ملحوظ رکھ کر نماز پڑھے تو یقیناً توجہ قائم رہے گی۔ مگر افسوس ہے کہ ناواقفیت کی وجہ سے اکثر لوگ ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اس کے علاوہ کچھ طریق ایسے ہیں جن سے لوگ عام طور پر واقف ہیں۔ لیکن صحیح معنوں میں ان پر کاربند نہیں ہیں۔ اس لئے ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

پہلا طریق۔ شریعت نے توجہ قائم رکھنے کے لئے جو طریق مقرر فرمائے ہیں۔ ان میں پہلا طریق وضو ہے جو ہر ایک نماز پڑھنے والے کو کرنا پڑتا ہے۔ انسان کے خیالات اور جذبات کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو ذرائع مقرر فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک اعصاب کا سلسلہ بھی ہے۔ اعصاب کے ذریعے خیالات و جذبات کا اثر دوسری چیزوں پر پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ الکرسی پڑھ کر اپنے جسم پر پھونکتے تھے۔ چونکہ خیالات کا اثر اعصاب کے ذریعہ آواز کے ذریعہ اور پھونک کے ذریعہ خیالات میں منتقل ہوتا ہے۔ اس لئے حضور نے ان تینوں طریقوں کو جمع کر لیا۔ آیۃ الکرسی منہ سے پڑھتے پھر ہاتھوں پر پھونکتے۔ اور پھر ہاتھ سارے جسم پر پھیر لیتے یہی وجہ ہے کہ دم کرنا بھی صلحاء سے ثابت ہے۔ خیالات کے اظہار کے بڑے بڑے مرکز ہاتھ پاؤں اور منہ ہیں۔ تجربہ سے ثابت ہے کہ جب ان پر پانی ڈالا جائے۔ تو خیالات کی رَو جو ان سے نکل رہی ہوتی ہے۔ وہ رک جاتی ہے جب رو رک جاتی ہے۔ تو سکون حاصل ہوتا ہے۔ اور سکون کی حالت میں توجہ قائم رہ سکتی ہے۔ پس وضو توجہ کو قائم رکھنے کے لئے ایک اعلیٰ درجہ کا ذریعہ ہے۔ جب بھی وضو کرنے بیٹھو تو ساتھ ہی خیال کرو کہ ہم پراگندہ خیالات کو روکنے کے لئے وضو کر رہے ہیں ایسا کرنے سے نماز میں سکون حاصل ہو جائیگا۔ اور خیالات توجہ کو پراگندہ نہیں کر سکیں گے۔

دوسرا طریق۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ انسان مسجد میں جا کر نماز پڑھے۔ یہ انسان کا قاعدہ ہے کہ وہ اگر زید کو ملتا ہے۔ تو ساتھ ہی اس کے لڑکے بکر کا بھی اسے خیال آ جاتا ہے حالانکہ بکر اس کے سامنے نہیں ہوتا۔ اگر انسان مسجد میں جا کر نماز ادا کرے گا۔ تو مسجد کا چونکہ عبادت سے خاص تعلق ہے۔ اس لئے گھر کی نسبت وہاں پر اس کے لئے توجہ کو قائم رکھنا زیادہ آسان ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اپنے گھروں میں ایک خاص جگہ نمازیں پڑھنے کے لئے مقرر کرو۔ تاکہ جب وہاں نماز پڑھو۔ تو یہ خیال آ جائے۔ کہ یہ جگہ عبادت کے لئے ہے۔ اس لئے عبادت سچے دل سے کرنی چاہیئے۔

بہت سے لوگوں کو مسجد میں آ کر بھی یہ خیال نہیں آتا ہوگا۔ کہ ہمیں توجہ قائم رکھنے کے لئے خاص کوشش کرنا چاہیئے لیکن اب جبکہ آپ کو مسجد میں نماز پڑھنے کی اس حکمت کا علم ہو گیا ہے۔ اگر آپ اس حکمت کا خیال کرتے ہوئے مسجد آئیں گے۔ تو انشاء اللہ آپ کے لئے توجہ کو قائم رکھنا آسان ہو جائے گا

تیسرا طریق۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا جو حکم ہے۔ وہ بھی توجہ کو قائم رکھنے میں بہت ممد ہو سکتا ہے بیت معظمہ اور خانہ کعبہ کو کئی خصوصیتیں حاصل ہیں۔ پھر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے ذریعہ جن حالات میں یہ جگہ آباد ہوئی اس کا خیال کر کے بھی انسان پر خاص اثر ہوتا ہے۔ اگر ہم نماز شروع کرتے وقت ان امور کو اپنے ذہن میں مستحضر کر لیں تو یقیناً پراگندہ خیالات خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کی شان کے خیال کی وجہ سے دور ہو جائیں گے اور توجہ قائم رہے گی

چوتھا طریق۔ اذان ہے اذان کی غرض ہی یہ ہے کہ نمازیوں کو مطلع کر دیا جائے۔ کہ تم خوب سوچ سمجھ کر اور تیار ہو کر مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آؤ۔ کیونکہ تم نے بہت بڑی عظمت اور شان رکھنے والے خدا کے دربار میں حاضر ہونا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اذان اس لئے دی جاتی ہے تا شیطان بھاگ جائے۔ اگر اذان کی غرض اور اس کی حکمت کو انسان سامنے رکھے۔ اور پھر اذان کے الفاظ پر غور کرے۔ تو یقیناً پراگندہ خیالات دور ہو جائیں گے۔

پانچواں طریق۔ اقامت بھی خدا تعالیٰ کی عظمت و شوکت کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اقامت سے بھی شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اگر انسان اقامت کی غرض اور اس کے الفاظ کو پیش نظر رکھے گا۔ تو یہ امر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا کرنے اور شیطانی وساوس کو دور کرنے کا موجب ہوگا۔

چھٹا طریق۔ صف بندی توجہ کو قائم رکھنے میں ممد ہے۔ جسمانی باقاعدگی خیالات میں بھی باقاعدگی پیدا کرتی ہے۔ اور انہیں منتشر ہونے سے بچاتی ہے۔ جسمانی طور پر قطار بندی اندرونی خیالات کی رَو کو بھی ایک سلک میں منسلک کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی صفوں کو درست رکھو۔ ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

ساتواں طریق۔ نماز پڑھنے کی نیت بھی توجہ کو قائم رکھنے میں ممد ہوتی ہے۔ یہ قدرتی بات ہے کہ جب انسان اپنے نفس کو بتا دے کہ وہ یہ کام کرنے لگا ہے۔ تو توجہ فوراً اس کام کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ نیت سے یہ مراد نہیں کہ زبان سے کہا جائے۔ کہ اتنی رکعت نماز پیچھے اس امام کے وغیرہ۔ بلکہ ذہن میں ہی نماز کی نیت کرنی چاہیئے۔ نیت دراصل دل کی ہوتی ہے۔ پس جب بھی نماز کے لئے کھڑے ہو۔ تو نماز پڑھنے کا خیال کرو اور سمجھ لو۔ کہ ہم نے اب کیا کرنا ہے۔ جب ایسا کرو گے تو فوراً دل میں خشیت پیدا ہو جائیگی جو توجہ کو قائم رکھے گی۔

آٹھواں طریق۔ نماز باجماعت بھی توجہ کو قائم رکھنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ جب امام بلند آواز سے کہتا ہے اللہ اکبر تو گویا وہ نمازیوں کو آگاہ کرتا ہے کہ دیکھو سنبھل کے کھڑے ہو۔ جس کے حضور تم کھڑے ہوئے ہو وہ بہت بڑا ہے۔ کچھ وقفہ کے بعد جب پھر خیالات میں انتشار پیدا ہونا شروع ہوتا ہے۔ تو پھر امام بلند آواز سے اللہ اکبر کہہ کر نمازیوں کو ہوشیار کرتا ہے۔ غرض نماز باجماعت میں امام بار بار مقتدیوں کو توجہ دلاتا ہے اور ہوشیار کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ امام کو مقتدیوں پر فضیلت ہے۔

نواں طریق۔ نماز میں انسان کو جو مختلف حالتیں بنانی پڑتی ہیں۔ وہ بھی توجہ کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ یہ فضیلت صرف اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے نماز کے ادا کرنے کو ایک ہی حالت میں نہیں رکھا۔ بلکہ کبھی رکوع کیا جاتا ہے کبھی سجدہ تا اگر ایک حالت میں خیالات پراگندہ ہوں تو دوسری حالت اختیار کرتے وقت انسان ہوشیار ہو جائے۔ حرکت ایک ایسی چیز ہے جو غافل کو ہوشیار کر دیتی ہے۔

دسواں طریق۔ فرائض سے پہلے اور بعد میں جو سنتیں رکھی گئی ہیں۔ وہ بھی توجہ کو قائم رکھنے میں ممد ہوتی ہیں نیچر کا یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی کام ہونے والا ہو۔ تو اس کا کچھ اثر اس کے ظاہر ہونے سے پہلے اور کچھ بعد میں بھی رونما ہوتا ہے۔ مثلاً جب سورج چڑھنے لگے تو اس کے نکلنے سے پہلے روشنی پھیلنی شروع ہو جاتی ہے اور ڈوبنے کے بعد بھی کچھ وقت تک روشنی رہتی ہے اسی حکمت کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرائض سے پہلے اور بعد میں سنتیں مقرر فرما دیں۔ تاکہ اگر نماز پڑھنے سے پہلے کوئی خیالات ذہن میں مستولی ہوں تو وہ فرائض کو ناقص نہ کریں بلکہ سنتوں کی ادائیگی میں ہی انسان ان کو دبا کر توجہ قائم کرے اور پھر مطمئن ہو کر فرائض کی طرف توجہ دے۔ اسی طرح اگر نماز کے بعد کوئی ضروری کام ہو۔ تو فرائض کے خاتمہ سے پہلے اس کے خیالات دل میں نہ آئیں۔ اور توجہ کو منتشر نہ کریں بلکہ ایسے خیالات اگر آئیں بھی تو فرائض کے بعد کی سنتوں میں آئیں۔ کیونکہ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے نئے خیالات عموماً اس وقت آتے ہیں جبکہ ایک کام ہونے کو ہو اور دوسرا شروع کرنے کا ارادہ ہو۔ جب انسان یہ سمجھے گا کہ ابھی میں نے سنتیں بھی پڑھنی ہیں۔ تو پھر کم از کم فرائض میں ضرور دوسرے خیالات دبے رہیں گے۔ اور توجہ قائم رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ جو نماز کام اور مصروفیت کے وقت آتی ہے یعنی ظہر اس میں پہلے اور بعد میں سنتیں رکھ دیں۔ گویا یہ سنتیں فرضوں کی حفاظت کے لئے سپاہی ہیں جو دوسرے خیالات کو آنے سے روکتے ہیں اور جو نمازیں ایسے اوقات میں آتی ہیں جبکہ کام کا وقت نہیں ہوتا۔ ان میں سنتیں نہیں رکھیں یا اگر رکھی ہیں تو کم کر دی ہیں مندرجہ بالا طریق تو وہ ہیں جو خود نماز میں توجہ قائم

بھارت کے ہندی اور گورمکھی لٹریچر میں مسلمان سلاطین پر رکیک حملے

سردار گوربخش سنگھ صاحب پی سی ایس ایڈیٹر رسالہ پریت لڑی سے خط و کتابت

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی ربوہ)

اس وقت بھارت اور پاکستان کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا ہونے کے امکانات پہلے سے زیادہ روشن نظر آتے ہیں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بھارت کے بعض متعصب حلقے اب بھی وہاں کی سب سے بڑی اقلیت (مسلمان) کے مذہب اور اس کی تاریخ پر غیر مناسب تنقید کر رہے ہیں۔ جس سے وہاں کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں بلاوجہ تلخیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کی ایک تازہ اور ٹھوس مثال ذیل کے مضمون میں بیان کی گئی ہے۔ اس مضمون میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے سلسلے میں جماعت احمدیہ کا موقف کیا ہے اور اس بارے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا کچھ تحریر فرمایا ہے۔

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض جہاں اسلام کی تعلیمات کو اپنے قول اور فعل سے اکناف عالم میں پھیلانا ہے۔ وہاں اس کی ایک بہت بڑی غرض یہ بھی ہے کہ دنیا کی مختلف قوموں میں ایک دوسرے کے خلاف جو بغض اور عناد پایا جاتا ہے اسے دور کیا جائے اور بنی نوع انسان کو حقیقی امن اور سلامتی کا راستہ بتایا جائے۔

قدیم تجربہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ دنیا کے اکثر فسادات یا تو ایک دوسرے کے مقدس بزرگوں کے خلاف گند اچھالنے کا نتیجہ ہیں یا ان کی بنیاد تاریخ کی ایسی غلط بیانیوں پر ہے جو دلوں میں تلخیاں پیدا کرنے کا موجب ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں باتوں کے پیش نظر دنیا کی ایسے رنگ میں راہنمائی فرمائی ہے کہ اگر مختلف قومیں حضور کی اس تعلیم کو اپنا لیں تو وہ دائمی صلح اور حقیقی امن کو پا سکتی ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"اے عزیزو! قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسا زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے۔ وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں"۔ (پیغام صلح ص۲)

حضور علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد میں آپ نے ایسی حقیقت بیان کی ہے جس سے دنیا کا کوئی بھی شریف اور درد دل رکھنے والا انسان انکار نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں پر گند اچھالنے والے لوگ دنیا میں کبھی بھی امن سے نہیں رہ سکتے۔

اسی طرح بعض لوگ تاریخ کو بگاڑ کر یا تاریخ سے غلط واقعات سامنے لا کر بدامنی کو ہوا دینے کی کوشش کرتے ہیں اور نفاق کا بیج بوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی حضور علیہ السلام نے یہ راہنمائی فرمائی ہے کہ:-

"ہر ایک فریق کے نیکدل اور شریف آدمی کو چاہئیے کہ خود غرض بادشاہوں اور راجوں کے قصوں کو درمیان میں لا کر خواہ مخواہ ان کینوں سے جو محض نفسانی اغراض پر مشتمل ہے آپ حصہ نہ لے۔ وہ ایک قوم تھی جو گذر گئی۔ ان کے اعمال ان کے لئے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے۔ ہمیں چاہئیے کہ اپنی کھیتی میں ان کے کانٹوں کو نہ بوئیں اور اپنے دلوں کو محض اس وجہ سے خراب نہ کریں۔ ہم سے پہلے بعض ہماری قوم میں سے ایسا کر چکے ہیں"۔ (ست بچن ص۱۷۱)

حضور علیہ السلام نے تاریخی واقعات کے بارہ میں بنی نوع انسان کی نہایت شاندار طریق پر راہنمائی فرمائی ہے۔ ہر دانشمند اسے تسلیم کرے گا کہ خود غرض بادشاہوں کے قصوں کو دہرانا اپنی کھیتی میں کانٹے بونے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اس طرح بہت سے جھگڑوں اور فسادوں کو مدد ملتی ہے۔ اور امن برباد ہوتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہندوستان کے اکثر متعصب ہندو اور سکھ شروع سے ہی مسلمان حکمرانوں اور بزرگوں کو کوستے چلے آ رہے ہیں۔ لیکن آزادی کے بعد تو اس روش میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ خصوصاً ہندوستان سے ہندی اور گورمکھی میں شائع ہونے والے لٹریچر میں تو دن رات مسلمان سلاطین کو پانی پی پی کر کوسا جا رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بھی نفرت پھیلائی جا رہی ہے۔ پچھلے دنوں خاکسار نے اس سلسلہ میں ایک چٹھی سردار گوربخش سنگھ جی پی سی ایس ایڈیٹر رسالہ "پریت لڑی" کی خدمت میں بذریعہ رجسٹری ۵-۹-۶۰ء ارسال کی تھی۔ اور اس میں سردار صاحب موصوف کے ۱۹۳۷ء کے ایک مضمون کا اقتباس بھی ان کی خدمت میں ....

....

پیش کیا تھا جسے سردار صاحب موصوف نے اپنے رسالہ پریت لڑی کے جولائی ۱۹۶۰ء کے پرچے میں شائع کر دیا۔ اور ساتھ ہی اپنا جواب بھی چھاپ دیا۔

خاکسار کی یہ چٹھی پڑھ کر لدھیانہ کے ایک سکھ دوست مکرم سردار سروپ سنگھ جی ٹیچر آریہ ہائی سکول نے خاکسار کو لکھا کہ:-

"محترمی گیانی جی السلام علیکم۔ امید ہے کہ آپ ان جانے ان پہچانے آدمی کا سلام قبول فرمائیں گے۔ اس مہینے کی پریت لڑی میں آپ کا خط پڑھا ہے۔ پاکستان بننے سے دس برس پہلے کا پرچہ پاکستان کے قیام سے ۱۳ برس بعد تک بھی ایسی حالت میں ہو کہ آپ اس سے کچھ پڑھ سکیں۔ آپ کے انسانیت دوست ہونے کا ثبوت ہے۔ سلاطین اسلام کی بابت غلط بیانی نہ صرف قومی کشیدگی پیدا کرنے کے لئے کی جاتی رہی ہے بلکہ آج بھی اس کشیدگی کو مضبوط کرنے کے لئے کی جا رہی ہے۔ اور مزہ یہ ہے کہ یہ غلط بیانی کرنے والے ایسے بے وقوف قسم کے لوگ ہیں کہ وہ خود بھی کئی بار اسے ٹھیک نہیں سمجھتے۔ آپ نے شاید کوئی غلط بیانی ارجن گورو کے یوم قتل پر لاہور میں ہوئے جلسے میں سنی ہو"۔

ماسٹر صاحب موصوف نے اس چٹھی کے ساتھ ہی خاکسار کو رسالہ "پریت لڑی" کا جولائی ۱۹۶۰ء کا تازہ پرچہ بھی بھجوایا تھا جس میں خاکسار کی یہ چٹھی شائع ہوئی ہے۔ جسے اب ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

خاکسار کی چٹھی

جناب سردار گوربخش سنگھ صاحب

"پریت لڑی کے پرانے فائلوں میں سے آپ کا مضمون میرے سامنے آیا۔ جسے میں نے بڑی دلچسپی سے پڑھا ایک مقام پر آپ نے لکھا ہے کہ

"خوش قسمت ہو گا وہ زمانہ جبکہ ہمارا ہندوستان غلام نہیں ہو گا اور ہماری اولاد ملک کے مشترکہ سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہی ہو گی۔ ہندو سکول [illegible] اور رنگ زیب کے مظالم کا مبالغہ نہیں کیا جائے گا۔ سکھ سکولوں میں بابر، جہانگیر اور دوسرے نوابوں کے مظالم کی داستانوں سے بچوں کو متعصب نہیں بنایا جائے گا ....."

(پریت لڑی دسمبر ۱۹۳۷ء)

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ خوش قسمت زمانہ کب آئے گا؟ میں یہ بات بڑے افسوس سے عرض کرتا ہوں کہ ہندوستان میں پہلے کی نسبت کہیں زیادہ ان مسلمان بادشاہوں کے فرضی ظلموں کی داستانیں دوہرائی جا رہی ہیں۔ میں ان بادشاہوں کو فرشتے تسلیم نہیں کرتا۔ لیکن یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جو مظالم ان کے ذمہ لگائے جاتے ہیں وہ پراچین سکھ لٹریچر کے مطابق بھی ایک فرضی قصے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔

حال ہی میں چیف منسٹری چوہان نے گورپورب کے موقعہ پر جہانگیر بادشاہ کو پانی پی پی کر کوسا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اسلام کو بھی حالانکہ پراچین سکھ بزرگ جن میں گورو گوبند سنگھ جی بھی شامل ہیں جہانگیر کو عادل تسلیم کرتے تھے۔

میں سچ کہتا ہوں کہ جب تک سکھ لٹریچر کی نئے سرے سے اصلاح نہیں کی جاتی۔ اور اسے

"سانجھ کریجے گناں کیری چھوڈ اوگن چلئیے"

کے سنہری اصول کی بنیاد پر تیار نہیں کیا جاتا تعصب بے جا طرفداری اور ایک دوسرے کے خلاف نفرت کے جذبات ختم نہیں ہو سکتے"۔

(عباد اللہ گیانی ربوہ پاکستان)

سردار گوربخش سنگھ جی کا جواب

سردار گوربخش سنگھ جی ایڈیٹر رسالہ پریت لڑی نے میری یہ چٹھی شائع کرنے کے ساتھ اپنی طرف سے جو جواب دیا وہ یہ ہے:-

"تاریخ کا محقق اور عالم نہ ہونے کے سبب سے میں کسی مسلمان بادشاہ کے ظالم یا عادل ہونے کے متعلق کچھ بھی نہیں کہہ سکتا البتہ میں گیانی عباد اللہ جی سے متفق ہوں کہ گورو صاحب کا سنہری اصول

"سانجھ کریجے گناں کیری چھوڈ اوگن چلئیے"

ہی ہمیں زندگی کا صحیح سبق دے سکتا ہے۔ یہ سبق ابھی نہ تو ہندوستان میں اور نہ پاکستان میں اپنایا گیا ہے۔ اس بات کا مجھے آپ سے کہیں زیادہ افسوس ہے کیونکہ میرا عشق پاکستانی بھائیوں سے ہندوستانی بھائیوں سے ذرہ بھی کم نہیں۔ دونوں اطراف کے تعصب میرے دل پر ایک ایسی چوٹ لگا رہے ہیں کہ کہہ نہیں سکتا سمجھوتے اور پیار کا خوش قسمت زمانہ کب آئے گا۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں آخری دم تک اس زمانہ کا منتظر رہوں گا۔ اور اس زمانہ کے قریب لانے میں اپنی پوری طاقت خرچ کرتا رہوں گا۔

(گوربخش سنگھ)

سردار صاحب موصوف نے اپنے اس جواب میں

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

سیرالیون کے ایک مخلص شامی دوست کا انتقال
(مغربی افریقہ)

(از مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب سابق مبلغ سیرالیون و لائبیریا)

سیرالیون کے ایک نہایت مخلص اور سلسلہ کے فدائی جناب السید امین خلیل صاحب سکیکی گذشتہ ہفتہ سیرالیون میں وفات پاگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم اگرچہ مشن کے بالکل ابتدائی احمدیوں میں سے نہ تھے۔ تاہم مشن کے بہت ہی مخلص مددگاروں میں سب سے پیش پیش تھے۔ سیرالیون میں مشن کے قیام کے چند سالوں کے اندر ہی آپ کو ہمارے سیرالیون مشن کے بانی مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم کی سیرالیون میں آمد کا علم ہو گیا۔ اور آپ کے دل میں مولوی صاحب مرحوم کی ملاقات کا شوق بڑھنے لگا۔ چنانچہ جب آپ کی ملاقات مولوی صاحب مرحوم سے ہوئی اور احمدیت کے بارہ میں گفتگو ہوئی تو اس وقت سے ہی آپ کے دل میں احمدیت نے گھر کرنا شروع کر دیا تا آنکہ ۱۹۴۶ء میں آپ نے بیعت کر لی اور اس وقت سے لے کر اپنی وفات تک آپ نہایت مضبوطی سے احمدیت پر قائم رہے۔ اس عرصہ میں آپ پر بے شمار ابتلاء اور آزمائشیں آئیں لیکن پھر بھی آپ کے پائے ثبات میں ایک رتی بھر تزلزل نہ آیا اور آپ الاستقامۃ فوق الکرامۃ کا بہترین نمونہ بنے رہے اور اپنے عشق احمدیت میں برابر ترقی کرتے رہے۔

آپ اپنی بیعت سے چند سال قبل ہی اصل دل سے احمدیت کو قبول کر چکے تھے۔ جس کا ثبوت آپ کی سلسلہ سے وہ والہانہ محبت اور مالی امداد ہے جس میں ان کا نظیر سارے سیرالیون میں شاید ہی کوئی ہو گا۔ انہوں نے اپنے احمدی ہونے کو کبھی بھی چھپایا نہ تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آہستہ آہستہ تمام لوگوں کو آپ کے احمدی ہونے کا علم ہو گیا اور انہوں نے آپ کی ایذا رسانی میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا لیکن آپ نے ان کی تمام شدائد و تکالیف کو انتہائی صبر و تحمل سے برداشت کیا اور ہر موقع پر انتہائی جرأت اور شجاعت کا ثبوت دیا۔ انہیں احمدیت سے منحرف کرنے کے لئے مخالفین نے لاکھوں جتن کئے۔ لیکن آپ کے استقلال اور استقامت کے سامنے ان کی ایک نہ چلی اور بالآخر انہوں نے آپ کا پیچھا چھوڑ دیا۔

آپ کو اپنی بیعت سے قبل بھی اسلام کی تبلیغ کا ایک قسم کا جنون سا تھا اور احمدی ہونے کے بعد تو آپ ایک پورے مبلغ بن گئے تھے تاجر پیشہ تھے۔ اس لئے اپنی دکان میں اپنے ہر قسم کے گاہکوں کو تبلیغ کرتے اور دکان بند کرنے کے بعد رات تک اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور غیروں کو تبلیغ کرتے رہتے۔ اگرچہ آپ کی تعلیم بالکل معمولی تھی۔ لیکن احمدیت کی تبلیغ کے ذوق میں آپ نے اپنے مطالعہ کو کافی وسیع کیا۔ اور کئی کتب کے حوالے از بر یاد کر لئے آپ نہایت منطقیانہ طور پر اپنے دلائل کو دوسرے کے سامنے پیش کر کے اسے قائل کر لیتے تھے۔

آپ سارے سیرالیون میں مشن کی مالی امداد کے لحاظ سے تمام احمدیوں میں ممتاز تھے اپنا چندہ باقاعدگی سے دیا کرتے تھے اور اس کے علاوہ ہر سال اپنی ہر قسم کی آمد کا حساب لگا کر اپنی تمام سال کی زکوٰۃ بھی مشن کو باقاعدگی سے دیتے تھے اسی طرح غالباً ۱۹۵۱ء میں جب آپ کو تحریک جدید کے چندہ کی طرف توجہ دلائی گئی تو آپ نے تحریک جدید کی ابتدا سے اس میں شمولیت کی خواہش کی جس کے لئے مرکز سے خط و کتابت کی گئی اور جواب آنے پر آپ نے تحریک جدید کے سال اول سے لے کر اس وقت تک کے سال رواں تک کا تمام چندہ یکمشت ادا کر دیا اور پھر ہر سال باقاعدگی سے اسے ادا کرتے رہے۔ جس بات کے لئے سیرالیون کا مشن ہمیشہ آپ کا ممنون تھا وہ یہ ہے کہ آپ نے مشن کو کہہ دیا تھا کہ جس وقت بھی مشن کو کسی قسم کی کوئی مالی امداد درکار ہو۔ اور اس وقت مشن میں پیسہ نہ ہو تو ایسے وقت میں فوراً ان سے رجوع کر کے اتنی رقوم ان سے بطور قرضِ حسنہ لے لی جائے اور سلسلہ کی غرض پوری کر دی جائے پھر جب مشن میں پیسہ موجود ہو تو ان کی رقم انہیں واپس کر دی جائے۔ چنانچہ اس قسم کے بیسیوں مواقع پر آپ نے ہزارہا روپیہ سے سیرالیون مشن کی امداد کی اور اگرچہ بعض رقوم آپ کو بر وقت واپس نہ مل سکیں اور بعض کسی غلطی کے باعث سرے سے ادا ہی نہ ہو سکیں لیکن اس کے باوجود آپ نے اپنے اس وعدہ کو آخری دم تک نباہا اور اپنی طرف سے سلسلہ کی کسی ضرورت کو بھی پورا ہونے سے رکنے نہیں دیا۔

آپ کو احمدی مبلغین سے بے حد محبت تھی اور ہر مبلغ کو مل کر بڑی ہی خوشی ہوتی تھی۔ ہمیشہ ان کی خواہش ہوتی تھی کہ وہ احمدی مبلغین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ خاکسار چوہدری عبدالحق صاحب ننگلی سابق مبلغ سیرالیون اور مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق انچارج مشن سیرالیون۔ سیرالیون میں ایک تبلیغی دورہ کرتے ہوئے گلبورکا سے روانہ ہوئے تو آپ نے ہمیں ہمارے سفر کے لئے زادِ راہ اس طور پر دیا کہ ہم آپ کے بے حد عزیز رشتہ دار ہیں، اس لئے میرے دل پر اس بات کا اس وقت سے بے حد ہی گہرا اثر چلا آ رہا ہے۔ پھر آپ احمدی مبلغین کی قربانیوں کو نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپ کی احمدی مبلغین سے اس قدر محبت کے باعث آپ کے خاندان کا ہر فرد احمدی مبلغوں کی بہت [illegible] و توقیر کرتا اور ان کے ساتھ بہت احترام سے پیش آتا تھا۔

مرحوم کو احمدیت میں داخل ہونے کے بعد سے ہمیشہ اس بات کا خاص خیال رہا کہ احمدیت کی نعمت آپ کی اولاد میں تا ابد قائم رہے۔ چنانچہ اسی لئے جب میں ۱۹۵۲ء میں سیرالیون سے واپس پاکستان آیا تو آپ نے اپنے ایک فرزند عزیزم علی امین کو ربوہ میں دینی تربیت کے لئے میرے ساتھ بھجوایا جو کئی سال تک ربوہ میں رہا اور میٹرک کا امتحان دیا۔ لیکن افسوس کہ وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ بہر حال اس امر سے مرحوم کے اس جذبہ کا پتہ چلتا ہے جو مرحوم کے دل میں اپنی اولاد میں احمدیت کو راسخ کرنے کے متعلق موجود تھا۔

مرحوم تاجر پیشہ ہونے کے باعث ایک وسیع کاروبار کے مالک تھے جس میں وہ کافی مصروف رہتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود وہ احمدیہ مشن کے سالانہ جلسوں میں باقاعدگی سے شرکت کرتے تھے اور نہایت صبر و تحمل سے اجلاس کی تمام کارروائی میں شامل رہتے تھے۔ بلکہ بعض اوقات اپنے بعض دوستوں کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کرتے۔ اجلاس کی کارروائی ختم ہونے کے بعد کئی دفعہ ہمارے ساتھ ہی بیٹھ کر چائے وغیرہ پیتے تھے اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وہ اپنی با مذاق طبیعت کے باعث بسا اوقات ہماری ساری مجلس کو کشتِ زعفران بنا دیا کرتے تھے۔

جب آپ نے بیعت کی تو اس وقت آپ کا کاروبار گلبورکا شہر میں تھا اور میں یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہمارا گلبورکا کا احمدیہ سکول مشن ہاؤس اور مسجد ان ہر سہ عمارتوں کی تعمیر میں بذریعہ چندہ تعمیر اور بذریعہ قرضِ حسنہ مرحوم نے ہمیشہ دل کھول کر مدد کی۔ کئی دفعہ ٹیچروں کی تنخواہیں بھی وقت پر ادا صرف آپ کی امداد اور تعاون کے باعث ہو سکیں۔ فجزاہ اللّٰہ احسن الجزاء

مرحوم نے احمدیت میں داخل ہونے کے بعد یہ کوشش بھی کی کہ آپ کی بیوی بھی احمدیت کی نعمت سے متمتع ہو جائے لیکن چونکہ آپ کی بیوی کے بھائی سیرالیون میں ہی موجود تھے اور وہ کٹر قسم کے سنیعہ تھے اس لئے ایک عرصہ تک وہ احمدی نہ ہو سکیں لیکن مرحوم کی دعائیں اور مساعی کارگر ہوئیں اور آپ کی بیوی نے بھی احمدیت قبول کر لی جس سے آپ کو بہت خوشی ہوئی۔

آپ تاجر تھے اور احمدیت سے قبل بھی آپ لین دین کے معاملہ میں بہت صاف تھے۔ لیکن احمدیت میں داخل ہونے کے بعد تو آپ نے انتہائی احتیاط شروع کر دی اور ماپ تول میں دیانتداری کو اپنا جزوِ ایمان سمجھا۔ یہ وہ خوبی ہے جو آپ کے ہم جنس عرب لوگوں میں بہت ہی نادر الوجود ہے۔

مرحوم نے میرے عرصۂ قیام سیرالیون میں کئی بار مجھ سے اظہار کیا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی تو ایک تو میں حج کروں اور دوسرے وہاں سے ربوہ جا کر حضور پُر نور کی زیارت سے مشرف ہو سکوں جس کا ان کو بہت ہی شوق تھا۔ ان کا ایک خیال یہ بھی تھا کہ وہ ایک معقول رقم جمع کرنے کے بعد سیرالیون میں اپنے سارے کاروبار کو فروخت کر کے ربوہ میں ہی منتقل ہو جائیں۔ اور بمع فیملی وہاں جا بسیں۔ لیکن افسوس کہ وہ اپنی اس آرزو کو مکمل نہ کر سکے۔

بہر حال مرحوم بڑے ہی مخلص اور مخیر احمدی تھے۔ اور احمدیہ مشن سیرالیون کے استحکام کے لئے انہوں نے جو قربانیاں کی ہیں وہ اپنی شان میں بے نظیر ہیں اور اس قابل ہیں کہ ہر عاشقِ دینِ رسول اللہ کی تقلید کرے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور ایک درجن کے قریب بچے اور بچیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ ان کے بارہ میں مرحوم کی دلی خواہش پوری ہو اور وہ سب کے سب احمدیت کے سچے اور وفادار خادم بنیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا نگہبان ہو۔ اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ واعلِ درجاتہ فی اعلیٰ علیین

آمین

شاندار قربانی

جماعت احمدیہ سرگودھا شہر اور جماعت احمدیہ آنبہ کالیہ ضلع شیخوپورہ نے وقف جدید کی مالی مشکلات کے پیشِ نظر اپنے وعدہ جات وقف جدید ۱۹۶۰ء کو دوگنا کرنے کی پیشکش کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کی اس مثالی قربانی کو اپنے فضل خاص سے نوازے اور ان کے خلوص میں برکت دے۔ اور روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔

جماعت کی مالی قربانی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شاندار معجزہ ہے۔ ورنہ اس حرص و ہوس کی دنیا میں کون اپنے عزیز مال سے اس طرح بخوشی جدا ہوتا ہے۔ (انچارج وقف جدید ربوہ)

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ

لجنہ مرکزیہ کے شعبہ ناصرات الاحمدیہ کے زیر اہتمام سیرت مسیح موعودؑ کا امتحان لیا گیا تھا جس میں ۴۰۹ لڑکیاں شریک ہوئیں ان میں سے ۳۸۳ بفضل تعالےٰ کامیاب ہوئیں۔ کامیاب ہونے والی بچیوں کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں اوّل دوم اور سوم آنے والی بچیوں کے نام یہ ہیں چھوٹا گروپ شاہدہ نسرین سیالکوٹ اوّل۔ زاہدہ تسنیم کراچی دوم اور جمیلہ امجد گوجرانوالہ سوم۔

بڑے گروپ میں سے دردانہ نہم بی ربوہ اوّل زاہدہ منصورہ نہم اے ربوہ دوم اور سلمی آفتاب کراچی سوم رہیں۔

اللہ تعالےٰ سب کو مبارک کرے۔ آمین

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ لجنہ مرکزیہ)

نام	کلاس	نمبر حاصل کردہ	نام	کلاس	نمبر حاصل کردہ
محسنہ	ہفتم اے	۳۲/۵۰	محمودہ نصرت	ہشتم	۳۱
امۃ الکریم	ہشتم اے	۲۰	امۃ الرفیق	"	۱۸
منصورہ خانم	"	۳۳	امۃ الرؤف	"	۱۷
امۃ الجمیل	"	۲۴	ام الحامد	"	۲۵
مبارکہ	"	۲۶	ممتاز شاہدہ	نہم B	۱۹
حامدہ سلطانہ	"	۲۸	انیسہ بیگم	ہشتم بی	۲۲
طاہرہ نسرین	"	۲۷	امۃ المنان	"	۲۲
امۃ الرؤف	"	۱۷	شمیم مسرت	نہم اے	۳۲
سیدہ راشدہ پروین	"	۲۵	طیبہ قدسیہ	ہشتم ڈی	۲۱
بشریٰ فاطمہ	"	۲۷	شگفتہ صادقہ	نہم اے	۳۰
بشریٰ سیال	"	۱۷	امۃ الحکیم عائشہ	ہشتم ڈی	۲۰
نعیمہ فرحت	"	۱۸	لطافت جہاں	" B	۱۸
رفیعہ دامہ	"	۲۱	فرحت تسنیم	"	۲۸
ناصرہ بشریٰ	"	۲۰	مسرت پروین	"	۲۵
سیدہ امۃ القیوم فاطمی	"	۱۹	امۃ الکریم	" D	۲۵
			شفیقہ	"	۲۲
امۃ الکریم اقبال	"	۱۷	زکیہ گل	نہم اے	۳۰
عائشہ	"	۲۲	سعیدہ بیگم	ہشتم بی	۲۹
خالدہ مبارکہ	"	۲۱	سیدہ عصمت	نہم بی	۲۶
امۃ الباسط	"	۲۵	عتیقہ فرزانہ	"	۳۱
راشدہ شہناز	"	۱۹	امۃ الرحمٰن	ہشتم ڈی	۲۲
بشریٰ ناہید	"	۲۸	امۃ النصیر	"	۲۱
شمس النساء	"	۲۰	دردانہ	نہم بی	۵۰ اوّل
نسرین رعناء	"	۱۷	حمیدہ بیگم	ہفتم بی	۲۴
ملک خالدہ مسرت	"	۱۷	طلعت مشرف	"	۲۹
نصیرہ بیگم باجوہ	"	۲۶	جمیل النساء	ہشتم ڈی	۱۷
ناصرہ ریحانہ	"	۲۲	نسیم غزنوی	نہم اے	۳۳
ناصرہ جبیں	C "	۲۳	بلقیس فردوس	"	۲۳
امۃ الحی مبارکہ	"	۲۱	زاہدہ منصورہ	نہم اے	۴۳ دوم
بشریٰ پروین	"	۲۴	راشدہ ریحانہ	ہشتم ڈی	۲۵
امۃ الکریم فرحت	"	۲۰	امۃ اللہ ناعبد	"	۲۲
راشدہ تسنیم	"	۲۳	امۃ الحفیظ	"	۱۹
رفیقہ بیگم	"	۱۹	بشریٰ طاہرہ	" بی	۳۰
قانتہ بیگم	"	۱۸	امۃ الوحید	ہشتم بی	۱۹
امۃ القیوم نسرین	"	۱۸	ناہید انجم	"	۱۷
عارفہ	"	۲۷	امۃ الکریم	" ڈی	۲۰
امۃ المجیب شاہدہ	"	۲۵	بشریٰ قمر	نہم بی	۲۶
حلیمہ زاہدہ	B "	۲۴	آمنہ مجید	ہشتم بی	۱۹
حنیفہ پروین	C "	۱۷	بشریٰ ناہید	ششم بی	۱۷
شفیقہ خانم	"	۲۶	امۃ الحفیظ	نہم بی	۲۸

دارالقضاء کے اعلانات

(۱)

محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ ساکن صدر بازار نوشہرہ چھاؤنی نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند میاں محمد شفیع صاحب حلوائی احمدی بتاریخ ۷/۶ کو فوت ہو گئے ہیں۔ میرے بطن سے مرحوم کے چار لڑکے اور تین لڑکیاں موجود ہیں۔ چونکہ بچے نابالغ ہیں اس لئے اپنے بڑے لڑکے مسمی محمود احمد پسر میاں محمد شفیع صاحب مرحوم کو مختار عام مقرر کیا جاتا ہے کہ وہ مرحوم کی خرید کردہ اراضی تعدادی دو قطعات واقع ربوہ ہمارے نام منتقل کئے جانے کے بعد ان کو فروخت کر دیں۔ اس درخواست پر مکرم مرزا غلام حیدر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی کی تصدیق ظاہر کی گئی ہے۔ پس اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہیں ہوگا۔

(۲)

محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ بیوہ حکیم عنایت اللہ خانصاحب اور محترمہ وسیمہ طاہرہ صاحبہ بنت حکیم عنایت اللہ صاحب ساکنان قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ حکیم عنایت اللہ خانصاحب فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم کی امانت ذاتی کھاتہ $\frac{۷۳۴}{۵-۵۳}$ میں مبلغ دو صد چودہ روپے جمع ہیں (۔/۔/۲۱۴) مرحوم کے ورثاء صرف ہم دونوں ہیں۔ اسلئے یہ رقم مسماۃ وسیمہ طاہرہ صاحبہ مذکورہ کو ادا کر دی جائے۔ مکرم افسر صاحب صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ نے تصدیق کی ہے کہ کھاتہ مذکور میں مبلغ ۔/۱۵۵ روپے بقایا ہیں اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔ بعد میں شرعی طریق کے مطابق اس رقم کی ادائیگی کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔

(۳)

مکرم الحاج ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل انسپکٹر وقف جدید ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری لڑکی مسماۃ صادقہ قدسیہ عرصہ تقریباً ایک سال سے فوت ہو چکی ہیں مرحوم کے ورثاء میرے علاوہ ان کے خاوند مکرم راجہ غلام حسین صاحب آف سرگودھا اور پانچ حقیقی بھائی دو حقیقی ہمشیرہ ہیں مرحوم کی ایک امانتی رقم کھاتہ $\frac{۱۱}{۲۷-۱۳}$ میں پانصد روپے جمع ہے۔ اس میں سے میرا شرعی حصہ مجھے دیا جائے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں۔

(۴)

مکرم چوہدری محمد علی خان صاحب و مکرم چوہدری علی محمد خانصاحب پسران چوہدری دولت صاحب و محترمہ لطیفاں بی بی صاحبہ بنت چوہدری دولت خانصاحب نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد صاحب چوہدری دولت خانصاحب وفات پا گئے ہیں اور مرحوم کی ایک رقم مبلغ یکصد روپیہ بطور امانت صیغہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کھاتہ $\frac{۷۹۹۳}{۳۵-۲۹۳}$ میں جمع ہے۔ یہ رقم چوہدری علی محمد خانصاحب مذکور کو دے دی جائے۔ جس پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں۔ اس درخواست پر چوہدری عبد المنان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک $\frac{۹۷}{ج-ب}$ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کے تصدیقی دستخط ہیں اور مکرم مولوی عنایت اللہ خان صاحب خلیل کے بطور گواہ دستخط ہیں پس اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(۵)

مکرم عبد الرحمٰن بجی صاحب ساکن لکشمی منشن دی مال لاہور نے درخواست دی ہے کہ مکرم صوفی محمد عثمان صاحب ساکن سیمنٹ بلڈنگ متصل رتن باغ لاہور مورخہ ۶۰/۷/۲۶ کو وفات پا گئے ہیں مرحوم کے علاج اور تجہیز و تکفین وغیرہ پر مبلغ دو صد چھبیس روپے ۔/۲۲۶ روپے میں نے ادا کئے ہیں۔ مرحوم کا چونکہ کچھ روپیہ اس غرض کے لئے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے خزانہ میں بمد امانت ذاتی جمع ہے۔ اسلئے یہ رقم مجھے دلائی جائے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نام	کلاس	نمبر حاصل کردہ	نام	کلاس	نمبر حاصل کردہ
ناصرہ بیگم	ہشتم بی	۲۷	نصرت بشیر احمد صاحب	ہشتم ڈی	۲۶
نسیم قادر	ہفتم بی	۲۷	ناصرہ طاہرہ	ہشتم بی	۲۰
مبارکہ محمد دین	ششم	۱۷	آمنہ بیگم	ہشتم ڈی	۲۴
نسیم اختر	ہشتم ڈی	۲۶	ریحانہ سعید	ہشتم بی	۲۳
انیقہ تسنیم	نہم بی	۲۸	سعدی محمود	ہفتم بی	۱۷

(باقی)

بھارت کے ہندی اور گورمکھی لٹریچر میں مسلمان سلاطین پر رکیک حملے

(بقیہ صفحہ ۴)

ہندوستان کے ساتھ ہی پاکستان کو بھی شامل کیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے قیام کے بعد کسی بھی ہندو یا سکھ بزرگ کو اس رنگ میں ہرگز ہرگز نہیں کوسا گیا جس رنگ میں کہ ہندوستان میں مسلمان بزرگوں کو کوسا جا رہا ہے۔

خاکسار کی دوسری چھٹی

خاکسار نے اس سلسلہ میں پھر ایک چھٹی بصیغہ رجسٹری ۲۷/۹/۶۰ سردار گوربخش سنگھ جی کی خدمت میں ارسال کی ہے اس کی نقل بھی ناظرین کی خدمت میں پیش ہے:۔

جناب عالی!

خاکسار نے آپ کو اپنی چھٹی میں جو آپ نے اپنے رسالہ "پریت لڑی" کے جولائی ۱۹۶۰ء کے پرچہ میں شائع کی ہے۔ ایک ایسی یاد کا حوالہ دیا تھا جو ہر ایک نیک دل اور امن پسند انسان کے دل میں چٹکیاں لے رہی ہے اور خود آپ کو بھی اس کی تمنا ہے۔

مجھے بہت افسوس ہے کہ آپ نے پریت لڑی میں اس کا جواب دیتے ہوئے میرے پیش کردہ اصلاحی اصول کو تسلیم کرنے کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کی یہ تمنا ابھی نہ تو ہندوستان میں پوری ہو سکی ہے اور نہ پاکستان میں۔ ہندوستان کے متعلق تو آپ کا ارشاد درست ہو سکتا ہے کیونکہ وہاں جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ نیز واقعات بھی اس کی تصدیق کر رہے ہیں اور آزاد بھارت سے شائع ہونے والے ہندی اور گورمکھی لٹریچر سے بھی اس کی شہادت مل رہی ہے۔ لیکن اس ناکامی میں آپ نے پاکستان کو شامل کر کے کوئی بلند خیالی کا ثبوت نہیں دیا۔ عزیزی بیداری یہ نہیں ہے کہ اپنی غلطیوں کا اقرار کرنے کے ساتھ انسان اپنے بے گناہ پڑوسی کو بھی دو چار سنا دے۔ کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ پاکستان میں پچھلے تیرہ سال کے عرصہ میں تحریر و تقریر کے ذریعہ کسی گذر چکے ہندو یا سکھ بزرگ اور بادشاہ کے متعلق بھی اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے کہ وہ ظالم تھا۔ جہاں تک میرا علم ہے میں یہ کہتا ہوں کہ پاکستان کے کسی کونہ یا طبقہ میں ایسا کوئی خیال نہیں کہ ہندوؤں یا سکھوں کے گذر چکے بزرگوں پر رکیک حملے کر کے ان کی نندہ کی جائے اور اپنی تنگ دلی اور تعصب کا اظہار کیا جائے۔ پاکستانیوں کی فراخ دلی کا تو یہ عالم ہے کہ وہ بابا بندہ جی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ ایسے جابروں جن سے متعلق خود سکھ ودوان یہ بیان کر رہے ہیں کہ:۔

"سکھ تاریخ پر اگر کوئی سیاہ دھبہ ہے تو وہ بابا بندہ کے زمانہ کے مظالم ہیں اور یا سکھ حکومت کے وقت کا خوابیا"

(ترجمہ از رسالہ ڈیاں جینیاں نومبر ۱۹۵۹ء)

کے بارے میں بھی ایک لفظ تک نہیں کہا گیا۔ لیکن اس کے برعکس ہندوستان میں ہمارے ان بادشاہوں کو دن رات اندھا دھند کوسا جا رہا ہے۔ جنہیں گورو گوبند سنگھ جی بھی "روشن ضمیر" — "ملائکہ صفت" اور "عادل" تسلیم کرتے تھے۔ اس نمایاں فرق کی موجودگی میں آپ کا ہندوستان اور پاکستان کو ایک رسّے میں جکڑنا۔ آپ ایسے ودوان کے لئے کوئی پسندیدہ بات نہیں۔"

(خادم عباد اللہ گیانی ربوہ پاکستان)

خاکسار کی اس چھٹی کا جواب سردار گوربخش سنگھ جی نے اپنے گورمکھی خط مورخہ ۲/۱۰/۶۰ کے ذریعہ یہ دیا ہے کہ:۔

"محترجان گیانی عباد اللہ جی!

آپ کی چھٹیاں مجھے ملی ہیں۔ لیکن مذہبی سوالات کے جواب میں عام طور پر نہیں دیا کرتا"

آپ کا مخلص گوربخش سنگھ

سردار صاحب موصوف نے یہ جواب دے کر اپنا پیچھا چھڑانے والی بات کی ہے۔ ورنہ میرا سوال جو تھا وہ مذہبی نہیں بلکہ واقعاتی اور تاریخی اعتبار سے تھا۔ کیونکہ میں نے یہ سوال سردار صاحب کے سامنے اٹھایا تھا کہ ہندوستان میں دوسروں کے بزرگوں کی توہین تو آپ کو مسلم ہے مگر پاکستان میں اس تعصب اور تنگ دلی کی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی غیر مسلم بزرگ کے خلاف اس قسم کا گند اچھالا گیا ہو؟

مجھے افسوس ہے کہ سردار صاحب موصوف نے اس نظریئے کو تسلیم کرتے ہوئے اور یہ عہد کرتے ہوئے کہ وہ اس نیک کام کو اپنی زندگی میں جاری رکھیں گے کہ کسی قوم کے بزرگ کے خلاف بدزبانی سے کام نہ لیا جائے بلکہ احترام کے جذبات اپنے اندر پیدا کئے جائیں۔ زبان سے یہ اقرار کرنے کے بعد سردار صاحب کا عمل یہ ہے کہ حال ہی میں انہوں نے اکتوبر ۱۹۶۰ء کے پریت لڑی میں پھر اسی قسم کا گند اچھالا ہے کہ ہندوستان کا ۔۴ کا اسلامی دور ایک ظالمانہ دور تھا۔ جو ہندوستان پر ایسی مصیبت بن کر ٹوٹا کہ اس سے قبل ہندوستان نے شاید ہی ایسی مصیبت کا منہ دیکھا ہو۔

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد افضل صاحب معرفت چوہدری عبدالرشید صاحب مینیجر کارخانہ بجلی بدوملہی ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مکرم محمد روشن صاحب ٹیچر ڈی۔بی پرائمری سکول بدوملہی وفات پاگئے ہیں مرحوم نے محلہ دارالرحمت ربوہ کے فیکٹری ایریا میں دس مرلہ سے کچھ زائد پلاٹ ۱۱/۲ خریدی ہوئی ہے۔ اور میرے علاوہ مرحوم کے جائز وارث میرے چھوٹے بھائی محمد انور صاحب اور چھوٹی بہن سلیمہ بیگم صاحبہ ہیں جنہوں نے مجھے باقاعدہ مختار نامے کے ذریعہ اراضی مذکور فروخت کرنے کا حق اور اختیار دے دیا ہے اس لئے یہ زمین میرے نام منتقل کی جائے تا کہ میں اسے فروخت کر کے والد صاحب مرحوم کی وصیت میں رقم ادا کر سکوں۔ پس اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دارالقضاء)

ولادت

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے لڑکے احمد یوسف کے ہاں ۲ ر اکتوبر ۱۹۶۰ء بروز اتوار لڑکی تولد ہوئی ہے احباب نومولودہ کی درازی عمر۔ سعادت مندی اور سلسلہ کے لئے بابرکت وجود بننے کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار ماسٹر شیر علی تعلیم الاسلام پرائمری سکول ربوہ)

کامیابی اور اعانت الفضل

میری بچی عزیزہ بشریٰ پروین نے اسلامیہ کالج لاہور کی طرف سے ایف۔اے کا امتحان اعلیٰ نمبروں پر پاس کیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیزہ کے لئے دین و دنیا دونوں لحاظ سے مبارک کرے۔ اور اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین+

(محمد اعظم بوتالوی ابن حاجی محمد فاضل صاحب

۱۶۵۔ وحدت کالونی لاہور)

نوٹ:۔ آپ نے اسی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ۔ (مینیجر)

گمشدہ لڑکا

میرا لڑکا بشارت احمد جو بہرا اور گونگا ہے لاپتہ ہے اگر کسی دوست کو علم ہو تو براہ کرم مجھے اطلاع دیں۔

حلیہ یہ ہے۔ رنگ گندمی۔ عمر ۹ سال۔ پاؤں سے ننگا۔ چارخانہ قمیص اور نکر پہنے ہوئے ہے دریافت کرنے پر ربوہ۔ برف اور اپنا نام لکھ سکتا ہے۔ اور کچھ کہہ بھی سکتا ہے۔

(محمد عبداللہ تاجر برف غلہ منڈی ربوہ)

چندہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۲۸، ۲۹، ۳۰ ر اکتوبر ۱۹۶۰ء کو جماعت احمدیہ کے مرکز پاکستان ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے اس موقعہ پر بدستور سابق انشاء اللہ تعالیٰ ملک کے ہر حصہ سے اراکین تشریف لائیں گے۔ جن کے قیام و طعام اور جلسہ کے جملہ انتظامات مجلس مرکز کے سپرد ہوتے ہیں یہ اخراجات مرکز کے فیصلہ کے مطابق "چندہ سالانہ اجتماع" کی مد سے پورے کئے جاتے ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ اجتماع کی شرح صرف بارہ آنے سالانہ فی کس ہے اور یہ اتنی قلیل شرح ہے کہ اس چندہ کو غریب سے غریب رکن بھی شرح صدر سے ادا کر سکتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اجتماع سے قبل اس چندہ کی وصولی سو فیصدی ہو جائے تا کہ اس میں سے سالانہ اجتماع کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ اور دوسرے چندہ جات پر اس خرچ کا بار نہ پڑے۔

عہدیداران انصار اللہ سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر تمام اراکین سے بشرح یہ چندہ وصول کر کے جلد از جلد ضرور مرکز میں بھجوا دیں تاکہ انتظامات میں سہولت رہے۔ جزاکم اللہ۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

"کشمیر کی موجودہ حالت بدلنے سے مصیبتوں کا دروازہ کھل جائے گا"

"عوام کشمیر کا مسئلہ بھول چکے ہیں" — پنڈت نہرو کی منطق

نیویارک ۱۰ اکتوبر۔ پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ کشمیر میں اس وقت جو حالت ہے اگر اسے بدلنے کی کوشش کی گئی تو نئے مسائل اور نئی آفتوں کا دروازہ کھل جائے گا۔ آپ نے کہا بھارت کا قانون ایسا ہے کہ بھارتی حکومت کشمیر اسمبلی کے مشورے کے بغیر کشمیر کے کسی معاملے کو ہاتھ نہیں لگا سکتی۔

پنڈت نہرو گذشتہ سے پیوستہ رات ایک ٹیلی ویژن انٹرویو دے رہے تھے۔ آپ نے کہا کشمیر میں گذشتہ بارہ سال میں بہت سے اہم واقعات پیش آئے ہیں۔ ان میں ایک یہ ہے کہ وہاں قانون ساز اسمبلی قائم ہو چکی ہے جو ملک کے سیاہ و سفید کی ذمہ دار ہے۔ آپ نے کہا جہاں تک جنگ بندی لائن کے دونوں جانب بسنے والے لوگوں کا تعلق ہے وہ مسئلہ کشمیر کو بھول چکے ہیں۔ اس وقت یہ مسئلہ اونچی سطح تک محدود ہے۔

کمیونسٹ چین کو رکن بنانے کی تجویز مسترد

(بقیہ صفحہ اول)

اور آخر کار امریکہ کو اس معاملے میں زبردست شکست ملے گی۔

دوسری طرف مسٹر واڈز ورتھ نمائندہ امریکہ متعینہ اقوام متحدہ نے کہا کہ بہت سے حلقوں کی طرف سے دباؤ ڈالا جا رہا تھا کہ چین کے معاملے پر جنرل اسمبلی میں ووٹ لئے جائیں۔ لیکن رائے شماری کا نتیجہ واضح کر رہا ہے کہ ابھی تک قوموں کی اکثریت امریکہ کی اس پالیسی کی حامی ہے کہ چین کو اقوام متحدہ کا رکن نہ بنایا جائے۔ افریقی ملکوں سمیت اس وقت اقوام متحدہ کے ارکان کی تعداد ننانوے تک پہنچ چکی ہے اور ان ارکان نے واضح کر دیا ہے کہ چین کے بارے میں کمیونسٹوں کے بلند بانگ دعاوی کو کوئی اہمیت حاصل نہیں۔

مشرقی پاکستان میں قدرتی گیس کے ذخائر

(بقیہ صفحہ اول)

معدنی ذخائر کے ایک ماہر نے یہ بات کہی تھی کہ رشید پور میں گیس کا جو ذخیرہ دستیاب ہوا ہے وہ اتنا وسیع ہے۔ جتنا مغربی پاکستان میں سوئی کے مقام پر قدرتی گیس کا ذخیرہ ملا ہے۔

تازہ اطلاعات کے مطابق مشرقی پاکستان میں گیس کے اس بہت بڑے ذخیرہ کا پتہ اس وقت چلا جب پاکستان کی تیل کی تلاش کرنے والی کمپنی کے پہلے کنوئیں کی کھدائی بارہ ہزار چھ سو فٹ کی گہرائی تک پہنچ گئی تھی۔ یہاں گیس کا پتہ چلتے ہی مزید کھدائی فی الفور بند کر دی گئی۔ کیونکہ گیس نے وسیع مقدار میں خارج ہونا شروع کر دیا تھا۔ ماہرین نے اپنے بیان میں بتایا ہے کہ یہاں سے جو گیس نکلے گی اس کی رفتار لاکھوں مکعب فٹ یومیہ تھی۔ گیس اس مقام سے اب بھی اسی مقدار سے نکل رہی ہے۔ اس گیس کو جلایا جا رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ماہرین نے اپنے تجربات شروع کر رکھے ہیں۔ ماہرین نے اپنے بیان میں یہ امکان بھی ظاہر کیا ہے کہ یہاں ایک اور کنواں پندرہ ہزار فٹ کی گہرائی تک کھودا جائے گا۔

صدر ایوب کو خورشید کا ہدیہ تشکر

راولپنڈی ۱۰ اکتوبر۔ آزاد کشمیر کے صدر مسٹر کے ایچ خورشید نے صدر ایوب خاں کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے آزاد کشمیر کا دورہ کیا۔ مسٹر خورشید نے کہا ہے "اس دورے نے جنگ بندی لائن کے دونوں طرف کشمیری عوام کو پھر یہ یقین دلایا ہے کہ ان کی نجات اور آزادی کے دن اب دور نہیں" مسٹر خورشید نے کہا۔ "صدر ایوب نے آزاد کشمیر کے عوام سے جس شفقت کا مظاہرہ کیا عوام کے ذہنوں سے اس کے نقوش کبھی مٹ نہیں سکیں گے۔ صدر ایوب نے جو اعلان کیا ہے کہ پاکستانی فوج کشمیر کا مسئلہ دیر تک حل طلب نہیں رہنے دیگی اس اعلان سے خط متارکہ جنگ کے دونوں طرف نئی امیدوں نے جنم لیا ہے اور آزادی کی تحریک کو بڑی تقویت پہنچی ہے"

"اگلے سال کے آخر تک تین گنا آلات اور فالتو پرزے تیار ہونے لگیں گے"

واہ آرڈیننس فیکٹریوں کے ریذیڈنٹ ڈائریکٹر میجر جنرل امراؤ خاں کا بیان

راولپنڈی ۱۰ اکتوبر واہ آرڈیننس فیکٹریوں کے ریذیڈنٹ ڈائریکٹر میجر جنرل امراؤ خاں نے ایک بیان میں امید ظاہر کی ہے کہ اگلے سال کے آخر تک واہ کے کارخانے پچھلے سال کی نسبت تین گنا زیادہ آلات اور فالتو پرزے تیار کرنے لگیں گے۔

آپ نے کہا پچھلے سال واہ آرڈیننس فیکٹری میں پینتیس لاکھ روپے کے آلات اور فالتو پرزے تیار ہوئے تھے لیکن توقع ہے کہ اگلے سال کے آخر تک کم از کم ایک کروڑ روپے کے آلات اور فالتو پرزے تیار ہونے لگیں گے۔ آپ نے کہا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس وقت آلات اور فالتو پرزوں کی درآمد پر جتنا زرمبادلہ صرف ہو رہا ہے اس میں پچاس لاکھ روپے کی کمی آجائے گی۔ آپ نے کہا واہ کے کارخانوں کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ ملک کے دوسرے کارخانوں کا مقابلہ شروع کر دیا جائے بلکہ اس کا اصل منشا یہ ہے کہ ملک کی دوسری صنعتوں کی امداد کی جائے کیونکہ متعدد صنعتیں محض اس وجہ سے پھل پھول نہیں سکتیں کہ انہیں فاضل پرزے یا بعض قسم کے آلات دستیاب نہیں ہوتے آپ نے کہا واہ میں جو آلات اور فالتو پرزے تیار کئے جا رہے ہیں انکی قیمتیں درآمدی پرزوں اور آلات کی نسبت کم ہیں لیکن وہ درآمدی پرزوں اور آلات کے معیار سے کسی طرح بھی کم نہیں آپ نے کہا واہ میں جن صنعتوں کے لئے فالتو پرزے اور آلات تیار ہو رہے ہیں ان میں کپڑے پٹ سن۔ ریزر بلیڈ۔ سیمنٹ۔ اونی کپڑے۔ کاغذ۔ گتے سلائی کی مشین۔ پلاسٹک۔ زرعی آلات اور بجلی کے سامان کی صنعتیں بھی شامل ہیں آپ نے کہا واہ میں ڈیزائن تیار کرنے کا مکمل ادارہ موجود ہے جو سائنٹفک طریقے سے ڈیزائن تیار کرتا ہے۔ واہ میں لوہے، سٹیل اور فولاد کی فونڈریاں موجود ہیں اور ڈھلائی کا کام بہت اچھا ہوتا ہے اس کے علاوہ دھاتوں کو صاف کرنے اور ان کی پڑتال کرنے کا بھی نہایت مفید ادارہ کام کر رہا ہے۔ آپ نے کہا واہ میں بارہ بور کے کارتوس بھی تیار کئے جا رہے ہیں اور دونوں صوبوں کے قریباً پنتالیس ڈیلروں کو فروخت کے لئے دیئے جا رہے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴